عورت کے دوسرے نکاح پر پہلے شوہر کی اولاد کے ساتھ بطور والد کس کا نام ہوگا؟

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3405

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاخریٰ 1446ھ/20 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ عورت کی دوسری شادی کرنے کے بعد پہلی اولاد کے ساتھ بطورِ والد پہلے شوہر کا نام رہے گا یا دوسرے کا نام جیسے ڈاکومینٹس وغیرہ میں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں، جس شخص کی حقیقی اولاد ہیں، اسی کا نام رہے گا۔ یعنی، پہلی والی اولاد کے ساتھ پہلے شوہر کا نام ہی بطورِ والد آئے گا۔ دوسرے شوہر کا نام بطورِ والد لکھنا، ناجائز و حرام ہو گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ (۵)" ترجمہ کنز الایمان: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔ (القرآن، پارہ 21، سورۃ الاحزاب، آیت 05)

اس آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یعنی لے پالکوں کے تمہیں باپ معلوم نہ ہو تب بھی انہیں مربی (پرورش کرنے والے) کا بیٹا نہ کہو۔ مزید فرماتے ہیں: ممانعت کے بعد اگر تم دیدہ نستہ (جان بوجھ کر) لے پالکوں کو ان کے مربی کا بیٹا کہوں گے تو گنہگار ہونگے۔" (تفسیر نور العرفان، سورہ احزاب، آیت: 05، ص 667، نعیمی کتب خانہ گجرات)

صحیح البخاری شریف میں ہے: "عن سعد رضی اللہ عنہ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من ادّعی الی غیر أبیه وهو یعلم أنه غیر أبیه فالجنة علیه حرام" ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کا باپ کوئی اور ہے اور

اس کے باوجود اپنے آپ کو کسی غیر کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔(صحیح البخاری، کتاب الفرائض، باب:من ادعي الي غير ابيه، حديث:6766،ص1076،دار الحضارة)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ اسی مضمون کی ایک حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"جان بوجھ کر اپنے نسب کو بدلنا حرام و گناہ ہے۔۔۔نسب بدلنے کی دو صورتیں ہیں:ایک نفی یعنی اپنے باپ سے نسب کا انکار کرنا،دوسرے اثبات یعنی جو باپ نہیں اسے اپنا باپ بتانا،دونوں حرام ہیں۔"(ملخصًا)(نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری،ج04،ص496،فرید بک سٹال،لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاوی امجدیہ میں فرماتے ہیں:"تبنی کرنا یعنی لڑکا گود لینا شرعاً منع نہیں، مگر وہ لڑکا اس (پالنے والے) کا لڑکا نہ ہو گا بلکہ اپنے باپ ہی کا کہلائیگا۔"(فتاوی امجدیہ،ج03،ص365،مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net